(د) نبی کریم (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) کی معاشی تعلیمات

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سیرتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں اسلام کے معاشی اصول اور ان کی اہمیت جان سکیں۔
- سیرت نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں کسبِ حلال کے مختلف ذرائع مثلاً تجارت، زراعت اور ہنر مندی کی اہمیت و فضیلت جان سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی معاشی تعلیمات کی روشنی میں ارتکازِ دولت کی مذمت، ذخیرہ اندوزی، سود کا خاتمہ، ملاوٹ اور خیانت سے اجتناب وغیرہ کو سمجھ سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی معاشی تعلیمات پر عمل کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی معاشی تعلیمات کی مثالوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے ان کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔
- نبوی آداب کے مطابق معاشی سرگرمیوں کو اپنا کر معاشرے کے معاشی استحکام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

سوال 1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی معاشی تعلیمات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: **1. رزق کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے:**

رزق کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے جو ہر مخلوق کو اس کی ضروریات کے مطابق رزق عطا فرماتا ہے۔ انسان محنت ضرور کرے لیکن رزق کی تقسیم اور برکت اللہ کی رضا سے منسلک ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللهِ رِزْقُهَا﴾ (سورۃ ھود: 6)

ترجمہ: "اور زمین پر چلنے پھرنے والا جو جان دار ہے اس کا رزق اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے۔"

نبی کریم (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) نے فرمایا کہ کسی کو رزق میں کمی یا زیادتی اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہوتی۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھے، شکر ادا کرے اور جائز طریقے سے محنت کرے۔ (صحیح بخاری: 2359)

معاشی سرگرمی کا حق ہر فرد کو حاصل ہے:

اسلام میں ہر فرد کو معاشی سرگرمی کرنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ اپنی اور اپنے خاندان کی ضروریات پوری کر سکے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ﴾ (سورۃ التوبہ: 105)

ترجمہ: "اور آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے عمل کرتے رہو پھر عنقریب اللہ تمہارے عمل دیکھے گا"

نبی کریم (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) نے بھی کام اور محنت کی فضیلت بیان کی ہے اور ہر مسلمان کو حلال رزق حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ معاشرت میں ہر فرد کو اپنی صلاحیت کے مطابق کام کرنے اور معاشی حصہ دار بننے کی اجازت دی گئی ہے تاکہ سماجی انصاف اور مساوات قائم رہے۔ (صحیح مسلم: 2722)

stepacademyofficial.com

رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے فرمایا:

"أَطْيَبُ الْكَسْبِ كَسْبُ الْعَامِلِ إِذَا نَصَحَ"

"سب سے پاکیزہ کمائی اس شخص کی ہے جو محنت سے کمائے اور دیانت داری سے کام کرے۔" (مسند احمد: 2346)

استحصال کی ممانعت:

اسلام میں کمزوروں، محتاجوں اور مزدوروں کا استحصال کرنا سخت منع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کا حکم دیا ہے اور ظلم، زیادتی کو ناروا قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿ وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ ﴾ (سورۃ البقرۃ: 188)

ترجمہ: "اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ"

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے مزدوروں کے حقوق کی حفاظت پر زور دیا اور فرمایا کہ مزدور کی اجرت اس کے کام کے برابر وقت پر دی جائے۔ استحصال کرنے والا دنیا اور آخرت میں سزا کا مستحق ہے۔ (صحیح مسلم: 2079)

اسلامی معیشت میں کسی بھی قسم کی مالی زیادتی یا دھوکے کی سخت ممانعت ہے۔ فرمانِ رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم):

"مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ" (صحیح مسلم: 1605)

"جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے وہ گناہگار ہے۔"

اسی طرح سود کو اللہ تعالیٰ نے اعلانِ جنگ قرار دیا:

﴿ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﴾ (سورۃ البقرۃ: 279)

ترجمہ: "تو اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو"

اخلاقی معیشت کا تصور:

اسلامی معاشی نظام میں اخلاقیات کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اخلاقی معیشت کا مطلب ہے کہ تجارت، خرید و فروخت، اور مالی معاملات میں دیانت، امانت، اور انصاف کا خیال رکھا جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿ وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ ﴾ (سورۃ البقرۃ: 188)

ترجمہ: "اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ"

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے مسلمانوں کو صادق اور دیانتدار بننے کی تلقین فرمائی اور غیر منصفانہ منافع اور دھوکہ دہی سے منع فرمایا۔ اخلاقی معیشت کا مقصد معاشرے میں بھروسہ، استحکام اور مساوات قائم کرنا ہے۔ (صحیح بخاری: 2079)

گردشِ دولت کا اصول:

اسلامی معیشت میں دولت کا صرف جمع کرنا مقصد نہیں بلکہ اسے معاشرے میں گردش میں رکھنا بھی ضروری ہے۔ دولت کو محدود لوگوں تک روکنا ظلم ہے، اس لیے اسلام نے زکوٰۃ، صدقات اور خیرات کا نظام قائم کیا تاکہ دولت کمزور اور محتاج طبقات تک پہنچے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

stepacademyofficial.com

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ﴾ (سورۃ التوبۃ: 103)

یعنی ان کے مالوں میں سے صدقہ لو تاکہ انہیں پاک کر دو اور ان کی برکت بڑھاؤ۔ نبی کریم (خَاتَمُ النَّبِيِّين خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے دولت کی گردش کو فلاحِ عامہ کا ذریعہ بنایا اور امیر و غریب میں توازن قائم کیا۔ (سنن ابن ماجہ: 1643) (صحیح مسلم: 1017)

اسلام ارتکازِ دولت کو ناپسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہ رہے بلکہ پورے معاشرے میں گھومتی رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ﴾ (سورۃ الحشر: 7)

ترجمہ: " تاکہ وہ (سارا مال صرف) تمھارے مال داروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے "

اسلام نے دولت کی گردش کے لیے عملی اقدامات متعین کیے ہیں، مثلاً زکوۃ: سالانہ بنیادوں پر فرض کی ہے جو مال داروں کی طرف سے مستحقین کو دی جاتی ہے، صدقہ و خیرات: رضاکارانہ مالی امداد، میراث: منصفانہ تقسیم دولت، مالِ غنیمت و فے: بیت المال کے ذریعے عوام کی بہبود۔ اسلام نہ رہبانیت کی تعلیم دیتا ہے کہ انسان دنیا کو چھوڑ دے، اور نہ مادّہ پرستی کا قائل ہے کہ دنیا ہی کو مقصد بنا لے۔ اسلام معاشی ترقی کو اخلاقی اصولوں اور اخروی شعور کے ساتھ مربوط کرتا ہے۔ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے فرمایا:

"نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ"

"نیک شخص کے لیے پاکیزہ مال بہترین چیز ہے۔" (مسند احمد: 15709)

"إِنَّ اللهَ يُحِبُّ العبدَ المحترفَ" (الجامع الصغیر: 1460)

"بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند فرماتا ہے جو پیشہ ور اور محنتی ہو۔"

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کی سیرت سے ہمیں درج ذیل تین نمایاں معاشی ذرائع ملتے ہیں:

ہنر مندی اور دستکاری:

اگر کسی کے پاس تجارت یا زراعت کے وسائل نہ ہوں تو اسلام ہنر، فن اور دستکاری کو باوقار اور حلال ذریعۂ معاش قرار دیتا ہے۔ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے فرمایا:

"مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ" (صحیح بخاری: 2072)

"کسی شخص نے اس سے بہتر روزی نہیں کھائی جو اس نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے حاصل کی ہو۔"

حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام زرہیں بناتے تھے، اور حضرت زکریا عَلَيْهِ السَّلَام بڑھئی کا پیشہ اختیار کیے ہوئے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہنر مندی نہ صرف جائز بلکہ انبیاء کی سنت ہے، اور یہ فرد کی خود انحصاری، معاشرتی ترقی، اور رزقِ حلال کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

سوال 2: ناجائز ذرائع معاش سے اجتناب کے بارے میں اسلامی تعلیمات بیان کریں۔

جواب: اسلامی معیشت کی بنیاد عدل، تقویٰ، دیانت، اور حلال رزق کے اصولوں پر قائم ہے۔ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کی سیرتِ طیبہ میں ہمیں واضح تعلیمات ملتی ہیں کہ معاشی ترقی کا مقصد صرف دولت کا حصول نہیں بلکہ انسانی فلاح، معاشرتی انصاف اور اخروی کامیابی بھی ہے۔

stepacademyofficial.com

آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نے ایسے تمام ذرائع سے اجتناب کا حکم دیا جو معاشرتی استحصال، معاشی ناانصافی اور عوامی نقصان کا سبب بنتے ہیں۔ ان میں ارتکازِ دولت، ذخیرہ اندوزی، سود، ملاوٹ، اور خیانت سرفہرست ہیں۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نے ان اعمال کو معاشرتی فساد اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی قرار دیا ہے۔ قرآنِ مجید نے سونا چاندی جمع کرنے اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کو دردناک عذاب کی وعید سنائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ}

(سورۃ التوبہ: 34)

ترجمہ: "اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ اُنھیں دردناک عذاب کی خوش خبری دیجیے۔"

سود کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ جو سود نہیں چھوڑتا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جائے۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (سورۃ البقرۃ: 279)

ترجمہ: "تو اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو"

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نے فرمایا جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں اسی طرح خیانت کو نفاق کی علامت قرار دیتے ہوئے فرمایا جب امانت دی جائے اور وہ خیانت کرے تو وہ منافق ہے

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے، اور معاشی نظام کے بارے میں بھی جامع اور فطری اصول فراہم کرتا ہے۔ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی سیرت طیبہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معیشت کا بنیادی مقصد انسانی فلاح، معاشرتی عدل، حلال رزق کا حصول اور دولت کی منصفانہ تقسیم ہے۔

اسلامی معیشت کے اہم اصولوں میں سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ رزق کا حقیقی مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور انسان کو جائز ذرائع سے محنت کے ذریعے حلال رزق کمانے کی اجازت ہے۔ اسلام معاشی سرگرمیوں کو اخلاقی اصولوں کا پابند بناتا ہے اور سود، رشوت، جوا، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ اور دھوکہ دہی جیسے ناجائز ذرائع کی سخت ممانعت کرتا ہے۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی تعلیمات کے مطابق تجارت، زراعت اور ہنرمندی جائز اور پسندیدہ ذرائعِ معاش ہیں۔ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) خود تاجر تھے اور آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نے دیانت داری سے تجارت کرنے والوں کو قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہونے کی خوشخبری دی۔

زراعت کو باعثِ برکت اور صدقہ قرار دیا گیا، جب کہ ہنرمندی کو محنت وعزت کا ذریعہ بتایا گیا، جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام زرہیں بناتے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ اسلام ناجائز ذرائع آمدن سے سختی سے منع کرتا ہے، جن میں سب سے اہم ارتکازِ دولت، ذخیرہ اندوزی، سود، ملاوٹ اور خیانت ہیں۔ قرآن مجید میں ان برائیوں پر سخت وعیدیں موجود ہیں، اور نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نے ایسے افراد کو گناہ گار، دھوکہ باز اور دین سے خارج قرار دیا ہے۔

stepacademyofficial.com

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) رزق کا حقیقی مالک کون ہے؟

(الف) حکومت (ب) ادارے (ج) اللہ تعالیٰ ✓ (د) انسان

(ii) قرآن کے مطابق ہر جاندار کا رزق کس کے ذمے ہے؟

(الف) والدین (ب) حکومت (ج) ادارے (د) اللہ تعالیٰ ✓

(iii) اسلام کے مطابق معاشی سرگرمی اختیار کرنے کا حق حاصل ہے:

(الف) صرف امیروں کو (ب) صرف مردوں کو (ج) ہر فرد کو ✓ (د) صرف ریاست کو۔

(iv) استحصال سے مراد ہے:

(الف) مدد کرنا (ب) دوسروں کے حقوق غصب کرنا ✓

(ج) تجارت کرنا (د) رزق تقسیم کرنا

(v) قرآن کس چیز کی ممانعت کرتا ہے؟

(الف) سود اور ذخیرہ اندوزی کی ✓ (ب) محنت کی

(ج) تجارت کی (د) کھیتی باڑی کی

(vi) اسلامی معیشت کی بنیاد کس اصول پر ہے؟

(الف) سرمایہ داری (ب) اشتراکیت (ج) انصاف اور اخلاق ✓ (د) آزاد منڈی

(vii) اسلام میں دولت کو روکنے کے بجائے کیا کیا جانا چاہیے؟

(الف) چھپا دیا جائے (ب) بینک میں رکھا جائے

(ج) معاشرے میں گردش دی جائے ✓ (د) غیر ملکی سرمایہ کاری میں لگا دیا جائے

(viii) زکوٰۃ کا اہم مقصد ہے:

(الف) دولت بڑھانا (ب) تجارت میں اضافہ (ج) دولت کی تقسیم ✓ (د) سود سے بچاؤ

(ix) صدقات کا فائدہ کیا ہے؟

(الف) ذاتی نفع (ب) معاشرتی فلاح ✓ (ج) بینک کا فائدہ (د) دنیاوی شہرت

(x) قرآن میں گردشِ دولت کا تصور کس کے لیے فائدہ مند ہے؟

(الف) صرف حکومت کے لیے (ب) صرف تاجر کے لیے

(ج) صرف غریب کے لیے (د) پوری قوم کے لیے ✓

stepacademyofficial.com

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) رزق کا حقیقی مالک کون ہے؟

جواب: رزق کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے، جو تمام مخلوق کو اس کی ضرورت کے مطابق رزق عطا فرماتا ہے۔

(ii) انسان کے لیے رزق تلاش کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: رزق تلاش کرنا باعثِ اجر اور عبادت ہے، بشرطیکہ وہ جائز ذرائع سے حاصل کیا جائے۔

(iii) ہر فرد کو معاشی سرگرمی کا حق کیوں دیا گیا ہے؟

جواب: تاکہ وہ محنت کر کے خود کفیل ہو سکے اور دوسروں پر بوجھ نہ بنے۔

(iv) استحصال کو اسلام میں کیوں روکا گیا ہے؟

جواب: تاکہ کوئی شخص کسی کمزور کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے اور عدل قائم رہے۔

(v) سود کی ممانعت کیوں کی گئی ہے؟

جواب: سود دولت کو چند ہاتھوں میں محدود کرتا ہے اور غربت میں اضافہ کرتا ہے، اس لیے اسلام نے اسے حرام قرار دیا۔

(vi) اسلام میں اخلاقی معیشت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ایسی معیشت جو دیانت، انصاف، خدمت خلق اور اللہ کے احکام کے مطابق ہو۔

(vii) زکوٰۃ کی ادائیگی سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: اس سے دولت کی صفائی، روحانی پاکیزگی اور غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(viii) گردشِ دولت کا اصول کیا ہے؟

جواب: دولت چند لوگوں تک محدود نہ رہے، بلکہ معاشرے کے ہر فرد تک پہنچے۔

(ix) صدقہ اور خیرات دینے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: یہ معاشرتی برابری، ہمدردی اور غربت کے خاتمے کا ذریعہ ہیں۔

(x) اسلامی معیشت کا مقصد کیا ہے؟

جواب: ایک ایسا نظام قائم کرنا جو عدل، معاشرتی توازن اور فلاح عامہ پر مبنی ہو۔

حل مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی اصول ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کو رازق ماننا ✓
(ب) ملازمت اختیار کرنا
(ج) تجارت کو فروغ دینا
(د) کھیتی باڑی کرنا

stepacademyofficial.com

(ii) انصارِ مدینہ کی اکثریت کا پیشہ تھا:

(الف) کان کنی (ب) زراعت ✓ (ج) ملازمت (د) ماہی گیری

(iii) اسلام نے منع کیا ہے:

(الف) ذخیرہ اندوزی سے ✓ (ب) تجارت سے

(ج) گلہ بانی سے (د) ماہی گیری سے

(iv) ارتکازِ دولت سے مراد ہے:

(الف) دولت کا چند ہاتھوں میں جمع ہونا ✓ (ب) دولت کی منصفانہ تقسیم

(ج) ناجائز ذرائع سے دولت کا حصول (د) زیادہ منافع کمانا

(v) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے ساتھ کھلی جنگ قرار دیا گیا ہے:

(الف) سود کو ✓ (ب) غیبت کو (ج) ملاوٹ کو (د) بہتان کو

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) اسلامی معاشی نظام کے کوئی سے دو اصول بیان کریں۔

جواب: 1۔ رزق کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

2۔ ناجائز ذرائع معاش (جیسے سود، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ) کی سخت ممانعت ہے۔

(ii) کھیتی باڑی سے متعلق اسلامی تعلیمات تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نے درخت لگانے اور کھیتی باڑی کو باعثِ اجر قرار دیا۔ فرمایا اگر کوئی مسلمان درخت لگائے یا کھیت اگائے اور اس سے کوئی انسان، پرندہ یا جانور کھائے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔ (صحیح بخاری: 2320)

(iii) ارتکازِ دولت معاشی نظام میں بگاڑ کا سبب ہے، وضاحت کریں۔

جواب: ارتکازِ دولت کا مطلب یہ ہے کہ دولت صرف چند افراد یا طبقوں میں محدود ہو جائے۔ یہ صورتِ حال غربت، بے چینی اور معاشرتی ناانصافی کو جنم دیتی ہے اور فلاحی معاشرے کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔

(iv) اسلام میں سود کی مذمت کس طرح بیان کی گئی ہے؟

جواب: قرآنِ مجید میں سود لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے ساتھ جنگ کے لیے تیار رہنے کو کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تو خبردار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لیے۔"

(v) اسلام کی معاشی تعلیمات پر عمل کے دو فوائد تحریر کریں۔

جواب: 1۔ دولت کی منصفانہ تقسیم ممکن ہوتی ہے، جس سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

2۔ معاشرے میں امن، عدل اور معاشی خوش حالی پیدا ہوتی ہے۔

stepacademyofficial.com

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

☜ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی معاشی تعلیمات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

☆ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اسوہ حسنہ سے معاشی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کے چند واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں

☆ معاشی استحکام کے انفرادی اور اجتماعی سطح پر اثرات کا جائزہ لیں۔

☆ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں دورِ جدید کے معاشی ذرائع (ای کامرس وغیرہ) کے اخلاقیات پر مذاکرہ کروائیں۔

☆ درج ذیل معاشی سرگرمیوں میں سے آپ کن کن میں حصہ لیتے رہے ہیں، ان کی نشان دہی کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ یہ کام آپ نے کب کیے کس کی مدد سے کیے اور ان کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟ یہ بھی بتائیں کہ اس میں آپ نے سیرتِ طیبہ پر کیسے عمل کیا؟

کمیٹی ڈالنا	پیسے جمع کرنا	شراکت داری	والدین کے کاروبار میں معاونت	ای کامرس	کھانے پینے اور دیگر اشیا کی خرید وفروخت

☆ سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں کامیاب معاشی سرگرمیوں کے لیے پانچ ایسی خوبیوں پر نشان لگائیں جو آپ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ خوبیاں آپ کن کن کاموں سے پیدا کریں گے۔

خوبیاں		خود اعتمادی		دیانت داری	وعدے کی پاسداری	ملاوٹ اور ذخیرہ اندوزی سے پرہیز	
مل جل کر کام کرنا	مناسب قیمت پر اشیا کی خرید و فروخت	مستقل مزاجی اور محنت سے کام کرنا	وقت کی پابندی				

stepacademyofficial.com